جلد ۲۹ | ۶ ماہ ہجرت ۱۳۲۰ ہش | ۸ ربیع الثانی سنہ ۱۳۶۰ھ | ۶ مئی سنہ ۱۹۴۱ء | نمبر ۱۰۱

"الفضل" کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد

آج کل بڑے بڑے مالدار اخبارات کو کاغذ کی گرانی کی وجہ سے جن مشکلات کا سامنا ہو رہا ہے۔ ان کا ذکر ایک ایسے اخبار نے جس کا دعویٰ ہے۔ کہ "ہندوستان بھر کے مسلم اخباروں میں سے سب سے زیادہ چھپنے والا" ذیل کے الفاظ میں کیا ہے:-

"کاغذ کی گرانی نے نہ صرف ہندوستان بلکہ دوسرے ملکوں کے اخبارات کو بھی متاثر کیا ہے۔ انگلستان کے تمام بڑے بڑے اخباروں نے اپنے صفحات کم کر دیئے ہیں۔ ہندوستان کے بڑے بڑے انگریزی اخبار مثلاً سٹیٹسمین۔ ٹائمز آف انڈیا۔ سول اینڈ ملٹری گزٹ۔ امرت بازار پترکا۔ اور ٹریبیون وغیرہ بھی اپنی اپنی ضخامت کم کرنے پر مجبور ہو چکے ہیں۔ ملاپ پرتاپ اور ویر بھارت جنگ سے پہلے عام روزانہ چوبیس صفحات پر شائع ہوتے تھے لیکن اب ان کی ضخامت صرف ۱۶ صفحات پر مشتمل ہے۔ کاغذ کی گرانی کا یہ عالم ہے۔ کہ وہ کاغذ جو جنگ سے پہلے سوا دو روپیہ فی ریم بکتا تھا۔ آج آٹھ روپے فی رم کے حساب سے بھی نہیں ملتا۔ اس پر مستزاد یہ کہ کاغذ فروشی پر حکومت نے لائسنس لگا دیا ہے۔ اگر کاغذ کی گرانی کے یہی لیل و نہار رہے۔ تو بعید نہیں۔ کہ مجبور ہو کر سارے اخبار اپنی اپنی اشاعت کو غیر معین مدت کے لئے ملتوی کر دیں۔ کاغذ کی موجودہ گرانی کا مقابلہ کرنا اخباروں کے لئے روز بروز مشکل ہو رہا ہے۔ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ پنجاب کے اخبار اس گرانی کے پیش نظر کہاں تک برداشت کرتے چلے جائیں گے"۔

یہ ان اخبارات کا حال ہے۔ جو نہ صرف کثرتِ اشاعت کی وجہ سے۔ بلکہ ہر قسم کے اشتہارات شائع کرنے اور ہر رنگ کے مضامین درج کر دینے کی وجہ سے آمدنی کے بہت وسیع ذرائع رکھتے ہیں۔ جب ایسے اخبارات کو اس قدر مالی مشکلات درپیش ہوں۔ کہ ممکن ہے۔ وہ اپنی اشاعت ملتوی کرنے پر مجبور ہو جائیں۔ تو احباب جماعت "الفضل" کی مشکلات کا اندازہ بآسانی لگا سکتے ہیں۔ جس کی اشاعت بوجہ مذہبی اخبار ہونے کے جماعت احمدیہ تک ہی محدود ہے۔ پھر "الفضل" اس قسم کے اشتہارات شائع نہیں کر سکتا۔ جس قسم کے دوسرے اخبارات بڑی خوشی سے شائع کرتے ہیں۔ "الفضل" ان ذرائع کو بھی استعمال کرنے کا خیال نہیں کر سکتا۔ جو عام طور پر دوسرے اخبارات آمدنی کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ پھر کیا یہ ضروری نہیں ہے۔ کہ احباب جماعت اس وقت "الفضل" کی طرف خاص طور پر دست تعاون بڑھائیں۔ تکلیف اٹھا کر اور تنگی برداشت کر کے بھی اسے خریدیں اگر یکمشت نہیں۔ تو اپنی جماعت کے ماہوار چندہ کے ساتھ سوا روپیہ ماہوار بھیج دیا کریں۔

بعض اصحاب "الفضل" کی قیمت کے متعلق کہتے ہیں۔ کہ دوسرے اخبارات کی نسبت زیادہ ہے۔ لیکن اس کے متعلق گزشتہ مجلس مشاورت میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بذاتِ خود حساب کر کے بتا چکے ہیں۔ کہ قادیان میں اخبار مرتب کرنے پر جو اخراجات ہوتے ہیں۔ ان کے لحاظ سے "الفضل" کی موجودہ قیمت اخراجات کو بھی پورا نہیں کر رہی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے بعد کسی کو قیمت کے زیادہ ہونے کا خیال بھی دل میں نہیں لانا چاہیئے۔ اور ضرور روزانہ "الفضل" خریدنا چاہیئے۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ہر احمدی کے لئے روزنامہ "الفضل" کا پڑھنا جس قدر ضروری خیال فرماتے ہیں۔ اس کا اندازہ ان الفاظ سے لگایا جا سکتا ہے۔ جو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مجلس مشاورت میں احمدی جماعتوں کے نمائندوں کو مخاطب کر کے فرمائے۔ حضور نے فرمایا:-

"یہ جو کہا گیا ہے۔ کہ روزانہ اخبار کی ضرورت نہیں۔ (کمیٹی سے تو نمائندگان میں سے یہ صرف ایک شخص نے کہا تھا) اس کے متعلق میں کہتا ہوں۔ کہ پانچ وقت نمازیں پڑھنے کی کیا ضرورت ہے؟ روزانہ یہ پانچ وقت کی نمازیں خدا تعالیٰ نے کیوں فرض کیں۔ جبکہ ہر نماز میں وہی الفاظ دوہرائے جاتے ہیں ساری عمر میں ایک ہی نماز کافی ہوتی یہ ہر دو تین گھنٹے کے بعد نماز کا حکم کیوں دیا گیا۔ جس طرح اللہ تعالیٰ نے نماز کا تکرار ضروری قرار دیا ہے۔ اسی طرح دین کی باتوں کا تکرار بھی ضروری ہے"۔

احباب جماعت کی خدمت میں چونکہ "الفضل" روزانہ دین کی باتیں پیش کرتا ہے۔ اس لئے اس کا جاری رہنا۔ اور احباب جماعت کا اسے خرید کر پڑھنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک نہایت ضروری ہے۔

پس ہر پڑھے لکھے احمدی کو چاہیئے۔ کہ الفضل ضرور منگائے۔ اگر اکیلا نہیں خرید سکتا۔ تو چند احباب مل کر منگائیں۔ تاکہ اہم اور ضروری امور سے واقفیت حاصل ہو سکے۔ لیکن اگر کسی جگہ احمدی بہت قلیل تعداد میں ہیں۔ اور روزانہ "الفضل" مل کر بھی خریدنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ تو انہیں "الفضل" کا "خطبہ نمبر" ضرور منگانا چاہیئے۔ جس میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالٰے بنصرہ العزیز کے خطبہ کے علاوہ ہفتہ بھر کے تمام ضروری واقعات درج کر دیئے جاتے ہیں۔ اور اسکی قیمت اتنی قلیل ہے۔ کہ ہندوؤں کے مالدار اخباروں سے بھی بہت کم ہے۔ یعنی صرف اڑھائی روپے سالانہ۔ حالانکہ اسی سائز اسی حجم اور اسی کاغذ پر شائع ہونے والے آریہ اخبار پرکاش کی قیمت چار روپے سالانہ یعنی "الفضل" کے "خطبہ نمبر" کی قیمت سے قریباً دوچند ہے۔ کیا ایسی صورت میں احباب کا فرض نہیں ہے۔ کہ "الفضل" کے ہفتہ وار ایڈیشن کی خریداری بڑھانے کی طرف خاص توجہ کریں۔ اور کوئی جگہ ایسی نہ رہے۔ جہاں کوئی احمدی ہو مگر اخبار "الفضل" وہاں نہ جاتا ہو۔

⁂ ⁂ ⁂ ⁂ ⁂ ⁂ ⁂

مدینۃ المسیح

قادیان ۴ ہجرت ۱۳۲۰ ہش۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت ناساز ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دُعا کریں۔

مولوی عبد الغفور صاحب بیدادر ریاست پٹیالہ سے واپس آکر آریہ کانفرنس لائل پور میں شمولیت کے لئے بھیجے گئے۔ شیخ عبد القادر صاحب مولوی چراغ دین صاحب اور ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب ٹکیریاں کے مناظرہ سے اور مولوی محمد سلیم صاحب ین پوری کے جلسہ سے واپس آئے۔

کل مولوی محمد ابراہیم صاحب ناصر بی۔اے ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول کی دعوت ولیمہ ہوئی۔ جس میں حضرت مولوی شیر علی صاحب۔ حضرت مرزا شریف احمد صاحب حضرت مفتی محمد صادق صاحب اور دیگر بہت سے اصحاب شریک ہوئے ؛

آج قادیان میں درجہ حرارت ۱۱۵ رہا۔

اخبار احمدیہ

درخواستہائے دعا: (۱) خان محمد سیف الرحمٰن خان صاحب وکیل مردان معروف بہ سیطور خان صاحب درد گردہ سے بیمار ہیں (۲) حکیم علی احمد صاحب سکنہ جھٹوال ضلع شیخوپورہ اور (۳) شیخ ذکاء اللہ صاحب راولپنڈی بعض مشکلات میں مبتلا ہیں۔ سب کے لئے دُعا کی جائے۔

مخلصانہ خدمات کا اعتراف: مجلس خدام الاحمدیہ دہلی نے ایک اجلاس میں اپنے قائد مرزا عبد اللطیف بی اے کی شملہ تبدیلی ہونے پر حسب ذیل قرارداد پاس کی مجلس ہذا مرزا صاحب کی گذشتہ دو سال کی حسن قیادت اور مخلصانہ خدمات کو قدر کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ مرزا صاحب نے عرصہ دو سال میں مجلس کو اپنی شبانہ روز محنت اور کوشش سے اعلےٰ معیار پر پہونچایا۔ توسیع اشاعت الفضل۔ سالانہ اجتماع میں اراکین کی کثرت سے شمولیت اور غیر مبائعین سے متعدد کامیاب مناظرات انہی کی ہمت اور استقلال کا نتیجہ ہیں۔ خاکسار غلام اللہ بی اے دہلی

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا تعالیٰ کے مقابلہ میں کسی کو معبود نہ بناؤ

"عمر کا اعتبار نہیں اس لئے ہر ایک شے پر دین کو لازم رکھو۔ زمانہ ایسا آگیا ہے۔ کہ اس سے پیشتر تو خیالی طور پر عمر کا اندازہ لگایا جاتا تھا۔ مگر اب کوئی اندازہ لگ نہیں سکتا۔ ایک دانشمند کے لئے ضروری ہے کہ موت کا انتظام کرے۔ خدا تو موجود ہے۔ اس کے لئے بھی کچھ فکر چاہیئے۔ ہم اس قدر عرصہ سے اپنی برادری سے الگ ہیں۔ ہمارا کسی نے کیا بگاڑ لیا۔ جو اور کسی کا برادری بگاڑ لے گی۔ من یتوکل علی اللہ فھو حسبہ خدا کے مقابلہ پر کسی کو معبود نہ بنانا چاہیئے۔ ایک غیر مومن کی بیمار پُرسی اور ماتم پُرسی تو اخلاق سے ہے۔ لیکن اس کے واسطے کسی شعائرِ اسلام کو بجا لانا گناہ ہے۔ مومن کا حق غیر مومن کو نہ دینا چاہیئے اور نہ منافقانہ گفتگو کرنی چاہیئے" ؛ (البدر ۱۷ جولائی ۱۹۰۳ء)

خدام الاحمدیہ ← ہمیشہ رہنے والی تحریک

خدام الاحمدیہ کی تحریک کوئی وقتی تحریک نہیں۔ یہ تحریک کسی خاص وقتی ضرورت کے ماتحت نہیں کی گئی۔ مجلس خدام الاحمدیہ کا قیام کسی وقت کا پابند نہیں بلکہ نوجوانوں کی یہ تنظیم احمدیت کے ساتھ ساتھ ہمیشہ قائم رہے گی۔ انشاء اللہ تعالٰے کیونکہ ہر آئندہ آنے والے زمانہ میں آئندہ کی تمام ذمہ واریاں ہمیشہ نوجوانوں پر ہی ہونگی اس لئے یہ ضروری ہے کہ مجلس خدام الاحمدیہ نوجوانوں کی اصلاح اور تربیت کے لئے ہمیشہ ہی قائم رہے۔ جیسا کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالٰے نے مجلس خدام الاحمدیہ کے قیام کے وقت اس امر کا اظہار فرمایا۔ کہ "میں چاہتا ہوں خصوصاً نوجوانوں کے دماغ کی تربیت ہو۔ کیونکہ زیادہ تر قوموں کی ذمہ واری آئندہ نوجوانوں پر ہی پڑنے والی ہوتی ہے۔ اگر نوجوانوں میں بُری باتیں پیدا ہو جائیں۔ ..... تو یقیناً آج نہیں تو کل وہ قوم تباہ ہو جائے گی"۔ (خطبہ جمعہ فرمودہ یکم اپریل ۱۹۳۸ء)

پس چونکہ جماعت میں نوجوان ہمیشہ ہوتے ہیں۔ اس لئے ان کی اصلاح اور تربیت کی ضرورت بھی ہمیشہ ہی ضرور رہتی ہے تاکہ ایسا نہ ہو۔ کہ ان میں بُری باتیں پیدا ہو جائیں۔ اور وہ قوم کی تباہی کا باعث بنیں۔ اس لئے خدام الاحمدیہ بھی انشاء اللہ احمدیت کے قیام اور دوام کے لئے اس کے ساتھ ساتھ ہمیشہ قائم رہے گی۔ اب جبکہ یہ یقینی ہے کہ مجلس خدام الاحمدیہ ہمیشہ ہی اس خدمت کی سرانجام دہی کے لئے قائم رہے گی۔ تو لازمی ہے کہ آج جبکہ اس کی بناء رکھی جا رہی ہے۔ اس کو نہائت پختہ بنیادوں پر کھڑا کیا جائے۔ "تا کہ خشت اول ہی اس قدر مضبوط اور مستحکم ہو۔ کہ پھر خواہ عمارت ثریا تک ہی کیوں نہ چلی جائے۔ بالکل سیدھی بغیر کسی نقص اور کجی کے ہمیشہ قائم رہے۔

اب جبکہ مجلس ہذا کے قیام کو صرف تین سال گزر رہے ہیں۔ کام کی وسعت اور کثرت کی وجہ سے اس کو ایک علیحدہ عمارت کی ضرورت درپیش ہے۔ تو پھر یہ بدیہی اور واضح ہے۔ کہ جس تنظیم نے ہمیشہ قائم رہنا ہے۔ اس میں ہر روز ترقی لازمی ہے۔ اس کی ضروریات میں ازدیادی ضروری ہے۔ اس کا کام ہر روز وسیع تر ہوتا چلا جائیگا۔ آج اگر مرکز میں چند ہزار کی عمارت کی تعمیر کا ارادہ ہے۔ تو آئندہ میں نہ صرف مرکز میں بلکہ ذیلی مراکز میں نہائت عالی شان اور وسیع عمارتوں کی ضرورت ہوگی۔ پس اس نیک ۲۴۴

۲۴۴ شگون کے لئے کہ خدام الاحمدیہ احمدیت کے ساتھ ساتھ ہمیشہ قائم رہے گی اور اسکا کام بہت زیادہ وسعت حاصل کرے گا۔ فی الحال ایک مختصر عمارت کی تعمیر ضروری ہے یہ عمارت گو ایک قلیل رقم میں تیار ہوگی۔ مگر یقیناً آئندہ کی ترقیات کے لئے سنگ بنیاد کا کام دے گی امید ہے کہ مخلص ذی استطاعت احباب کو مجلس ہذا کے ساتھ اس نیک خواہش کے پورا کرنے میں حتی المقدور مالی اعانت میں کسی قسم کا دریغ نہ ہوگا۔ مجلس ہذا ان کے گراں قدر عطیہ کو شکریہ کے ساتھ قبول کرے گی۔ خاکسار ملک عطاء الرحمٰن مہتمم مال

اعتراضات کے جواب

قرعہ کو "قدعہ" کیوں لکھا گیا؟

از ابوالبرکات جناب مولوی غلام رسول صاحب راجیکی

مالا بار سے ایک رسالہ "المرشد" نام شائع ہوتا ہے۔ اس میں ایک مولوی صاحب نے جو اہلحدیث ہیں "الکذب والافترا" کے عنوان سے ایک مقالہ شائع کیا ہے جس میں اس بات کے ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی ہے۔ کہ حضرت اقدس سیدنا مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور جماعت احمدیہ کے لوگ کذب و افترا کے مرتکب پائے جاتے ہیں۔ اور جو امر بطور مثال پیش کیا ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ مرزا صاحب نے حدیث یخرج المھدی من قریۃ یقال لھا کدعہ کو اپنی کتاب ضمیمہ انجام آتھم کے صفحہ [illegible]، اور کتاب البریہ کے صفحہ ۲۲۵۔ اور کتاب تذکرۃ الشہادتین کے صفحہ ۳۸ میں جہاں نقل کیا ہے۔ لفظ قرعہ کو قدعہ لکھا ہے۔ جو حدیث کی کتابوں میں موجود ہے۔ چنانچہ میزان الاعتدال کے صفحہ ۱۶۱۔ اور فتاویٰ الحدیثیہ لابن حجر کے صفحہ ۳۹ کا حوالہ دیا ہے۔ اور نیز لکھا ہے۔ مرزا صاحب نے انجام آتھم کے ضمیمہ میں جواہر الاسرار کا حوالہ رسالہ اربعین سے منقول شدہ بتایا ہے۔ معلوم نہیں یہ کتابیں دُنیا میں موجود بھی ہیں۔ یا نہیں۔

پہلا جواب

اس اعتراض کے دو حصے ہیں ایک یہ کہ حدیث کی بعض کتابوں میں لفظ "قرعہ" براءِ مہملہ ہے۔ نہ کہ بدال مہملہ۔ دوسرا یہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کتاب جواہر الاسرار کا حوالہ اربعین سے نقل شدہ بتایا۔ ان دونوں کتابوں کے متعلق اظہار تامل ہے۔

اعتراض کے پہلے حصہ کا جواب یہ ہے کہ اگر قرعہ کو قدعہ لکھنا الکذب والافتراء کا مصداق ہے۔ حالانکہ ایسے تغیر کو الکذب والافتراء قرار دینا بہت بڑی جرأت ہے۔ جو کسی تقویٰ شعار انسان سے سرزد نہیں ہوسکتی۔ تو پھر جن اصحاب کے پاس کتاب میں قدعہ کا حوالہ پایا جاتا ہے۔ کیا وہ یہ کہہ دیں کہ قدعہ کی جگہ قرعہ کہنے والا یا لکھنے والا کذب اور افتراء کا ارتکاب کرنے والا ہے۔ کیا اہلحدیث مولوی صاحب میزان عدل سے کام لے کر "آنچہ برخود نپسندی بر دیگراں مپسند" پر عمل کرنا پسند فرمائیں گے۔

دُوسرا جواب

دوسرا جواب یہ ہے۔ کہ پیشگوئیوں میں بعض الفاظ جو الہامی حیثیت رکھتے ہیں ان میں بعض دفعہ تغیر کی صورت واقعہ ہو جاتی ہے۔ بلحاظ قرأت ثانیہ۔ یا تغیر زبان یا عدم ضبط حافظہ کے۔ مثلاً بائیبل میں جہاں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ہجرت کے مقام کا ذکر ہوا ہے۔ وہاں اس کا نام تمیّا لکھا ہے جو دراصل طیبہ ہے۔ بعض دفعہ ایک مقام یا ایک شہر کے دو نام بھی پائے جاتے ہیں۔ بلکہ زیادہ بھی۔ جیسے مدینہ، اور یثرب دونوں نام طیبہ کے ہیں۔ مکہ، بکہ اور ام القریٰ تین نام ایک ہی شہر کے ہیں۔ حدیث بخاری میں جہاں مسیح موعود کے حق میں یضع الجزیۃ کے الفاظ میں پیشگوئی فرمائی گئی ہے۔ وہاں اس کی دوسری قرأت یضع الحرب بھی لکھی ہے خود قرآن کریم میں آیت ان من اھل الکتاب الا لیومنن بہ قبل موتہ کے لفظ موتہ کی جگہ دوسری قرأت موتھم پائی جاتی ہے۔

پھر کبھی ایک زبان کا لفظ جب دوسری زبان میں استعمال ہوتا ہے۔ تو اس کی صورت بھی تبدیل ہو جاتی ہے مثلاً ہند جو ہندوستان کا ملک ہے۔ اسے انگریزی میں انڈیا کہتے ہیں۔ اور عرب لنڈن کو لندرا۔ اور اٹلی کو اطالیہ بولتے ہیں۔

پس اگر قدعہ یا قرعہ دونوں نام ایک ہی مقام کے ہوں۔ یا ایک میں تصحیف تسلیم کرلیں۔ تو بھی یہ فرق ایسا نہیں۔ جس میں تباین اور تباعد کی صورت زیادہ محسوس ہوتی ہو۔

نواب صدیق حسن خان صاحب سرآمد علمائے اہل حدیث کتاب حجج الکرامہ کے صفحہ ۳۵۸ پر فرماتے ہیں:-

"توریشتی در عقائد گفتہ۔ کہ دہ درین بایں نام نشان نمے دہند۔ مگر آنکہ در زمان قدیم بودہ باشد واکنوں نامش تغیر شدہ و در آخر زمان باز براں نام مشہور گردد۔ یعنی توریشتی نے اپنے عقائد میں لکھا ہے۔ کہ قرعہ کے نام کا گاؤں یمن میں نہیں پایا جاتا۔ شائد اس نام کا گاؤں کبھی پہلے ہوچکا ہو۔ اور اب وہ نام متغیر ہوچکا ہو۔ اور آخری زمانہ میں پھر اس پہلے نام سے شہرت پا جائے۔

تیسرا جواب

تیسرا جواب اس کا یہ بھی ہوسکتا ہے کہ حدیث میں یہ نہیں لکھا۔ کہ یخرج المھدی من قریۃ اسمھا قرعہ یا قدعہ بلکہ یقال لھا قرعہ یا قدعہ آیا ہے۔ اب لفظ "یقالُ" جو بصیغہ مجہول اور فعل مضارع ہے۔ اور بطور پیشگوئی ذکر کیا گیا ہے۔ اور بلحاظ قرینہ پیشگوئی زمانہ مستقبل سے مختص فرمایا گیا ہے۔ اس میں خود اس امر کو قابل توجہ قرار دیا گیا ہے۔ کہ بہت ممکن ہے اب جبکہ اس پیشگوئی کا اظہار کیا جارہا ہے۔ اس بستی اور گاؤں کا کچھ اور نام ہو۔ لیکن بعد میں کسی طرح کا اس کے نام میں تغیر واقعہ ہو جائے۔ چنانچہ قدعہ یا قرعہ کے دو ناموں میں سے اگر ایک نام تغیر پذیر ہے۔ تو اس کی وجہ بھی یقال میں بطور اشارہ پائی جاتی ہے۔ لیکن قرعہ کے نام کا گاؤں جیسا کہ بعض نے ملک یمن میں غلط فہمی سے خیال کیا۔ محققین چھان بین کرکے اس نتیجہ پر پہونچے ہیں۔ کہ یمن کے ملک میں قرعہ کے نام کا کوئی گاؤں نہیں۔ لیکن دوسری قرأت جو قدعہ کی ہے۔ اس کے نام کا گاؤں پنجاب میں جو ممالک شرقیہ میں سے ہے۔ اور مکہ سے سیدھا جانب مشرق واقع ہے۔ پایا جاتا ہے۔ جسے قدعہ بھی اور قادی اور قادیان ہر سہ ناموں سے ذکر کیا جاتا ہے۔ اور عربی زبان میں جس لفظ میں ضاد استعمال ہوتا ہے۔ پنجاب اور ہندوستان کے رہنے والے عام طور پر ضاد کو دال کی آواز سے ادا کرتے ہیں۔ بلکہ بعض حالات میں تحریر میں بھی ضاد کو دال سے بدل لیتے ہیں۔ جیسے ضیا کو دِیا (چراغ) کہتے ہیں۔

اسی طرح قادیان کا پہلا نام جو قاضی ماجھی تھا۔ اس کے ضاد کو دال سے بدل کر قادی بنا دیا گیا۔ اور یہ تصرف بھی الٰہی تصرف معلوم ہوتا ہے۔ جس کی طرف یقال کے صیغہ مضارع مجہول میں اشارہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو چونکہ حکم عدل کی شان کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے۔ یعنی آپ حکم ہوکر اقوام عالم کے مذاہب مختلفہ کا فیصلہ فرمانے والے ہوں گے۔ اور حکم اور قاضی کے الفاظ اپنے مآل اور حقیقت کے لحاظ سے ایک معنے میں استعمال ہوسکتے ہیں۔ اس لئے قدرت نے مہدی کے گاؤں کے نام قاضی یا قادی میں یہ اشارہ رکھدیا۔ کہ مہدی کا وہ گاؤں ہوگا۔ جو قاضی سے یقال کی پیشگوئی کے رُو سے قادی کہلانے والا ہوگا۔ اور قدعہ اُس قادی کا مخفف ہے۔ جیسا کہ حضرت اقدس مرزا صاحب نے اپنی تصنیف کتاب البریہ کے صفحہ ۲۲۵، ۲۲۶ پر فرمایا ہے۔ کہ کدعہ یا کدیہ قادیان کا مخفف ہے۔

باقی رہا قدعہ یا کدعہ کا قاف کاف مہملہ۔ یا منقوطہ۔ سو عجمیوں کے نزدیک خصوصاً پنجابی زبان والوں کے نزدیک ایک ہی چیز سمجھا جاتا ہے۔ بجز اس کے کہ معنوی لحاظ سے اس کے اشتقاق پر نظر کی جائے۔ جبکہ اس کے لفظ میں عربی الفاظ کے طریق پر وجہ تسمیہ کا کوئی احساس پایا جائے۔ جیسے کادی۔ یا قادی پنجابی کے لحاظ سے صرف نام تک ہی محدود حقیقت ہے۔

لیکن جب ہم اسے عربی کے اشتقاق اور تصرف کے نیچے سمجھ کر اسے قاضی کے معنوں میں اس کی وجہ تسمیہ قرار دیں۔ تو علاوہ معقول وجہ کے قادی قاضی کے تلفظ میں ایک با معنی حقیقت پر دلالت کرنے والا لفظ پایا جائے گا۔

کتاب "جواہر الاسرار" موجود ہے

دوسرے حصہ کا جواب ایک تو یہ ہے۔ کہ اگر مولوی صاحب کتاب جواہر الاسرار اور کتاب اربعین کا علم نہ ہونے کی وجہ سے کہدیں کہ یہ نہیں جانتا۔ دُنیا میں ایسی کوئی کتاب ہے بھی یا نہیں تو کیا ان کے نزدیک یہ امر مسلمات صادقہ اور اقوال صحیحہ سے ہے۔ کہ ہر عدم علم عدم شے کے لئے لازمی ہے۔ اور کیا کوئی کتاب یا کوئی چیز بھی مولوی صاحب کے علم سے باہر نہیں۔ حالانکہ کتاب "جواہر الاسرار" موجود ہے جس کے مصنف کا نام شیخ علی حمزہ بن علی ملک الطوسی ہے۔ انہوں نے یہ کتاب ۸۴۰ھ میں تالیف فرمائی۔ اور اس کے صفحہ ۵۶ پر اس حدیث کو نقل فرمایا۔ یہ کتاب مختلف لائبریریوں سے مل سکتی ہے۔ حیدرآباد دکن کی شاہی لائبریری میں بھی موجود ہے۔

پھر جب کہ معترض صاحب نے اس حدیث ان المھدی یخرج من قریۃ یقال لھا قرعہ یا قدعہ کو کتاب میزان الاعتدال اور فتاوی الحدیثیہ لابن حجر کے حوالہ سے تسلیم فرمایا ہے۔ تو اس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ یہ حدیث نہ صرف جواہر الاسرار اور اربعین میں پائی جاتی ہے۔ بلکہ کتاب میزان الاعتدال اور فتاوی الحدیثیہ لابن حجر میں بھی پائی جاتی ہے۔ اور مزید برآں یہ کہ یہی حدیث بروایت حجج الکرامہ صفحہ ۳۵۸ کتاب ارشاد المسلمین میں بھی منقول اور مروی ہے پھر امام مستغفری نے اس حدیث کو باسناد خود اپنی کتاب دلائل النبوۃ میں روایت کی ہے۔ ایسی حدیث جو جواہر الاسرار کے علاوہ کئی کتب میں مروی ہے۔ اور بعض ان کتب میں بھی جو معترض صاحب کی مسلمہ ہیں تو پھر اعتراض کے کیا معنی۔

حلفیہ شہادت غیر احمدیوں کا جنازہ نہ پڑھنے کے متعلق

مولوی محمد علی صاحب مطالبہ فرماتے ہیں۔ کہ اگر دس لاکھ آدمیوں کی جماعت میں سے ایک شخص بھی ایسا ہے جس میں جرأت ہے تو وہ اٹھے اور واقعات کے خلاف قسم کھا کر شہادت دے کہ ۱۹۱۴ء سے پہلے غیر احمدیوں کے جنازے نہیں پڑھے جاتے تھے۔ اور ناجائز سمجھے جاتے تھے۔

(رسالہ ثالث بننے کی دعوت صفحہ ۱)

چونکہ خدا کے فضل و کرم سے میں بھی ان لوگوں میں سے ایک ہوں۔ اس لئے خدا تعالیٰ کے نام کی قسم کھا کر واقعات ذیل پیش کرتا ہوں۔ ان میں سے تین واقعات تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی زندگی کے زمانہ کے ہیں۔ اور ایک واقعہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ کے زمانہ کا۔

میری بیعت جنوری ۱۹۰۲ء کی ہے۔ جو اخبار الحکم ۲۸ فروری ۱۹۰۲ء کی فہرست مبایعین میں شائع شدہ ہے۔ پشاور میں چونکہ خواجہ کمال الدین صاحب وکیل لاہور ۱۸۹۵ء لغایت جولائی ۱۹۰۲ء رہ چکے تھے۔ اور ان کو صلح کل بننے کا بڑا شوق تھا۔ اس واسطے ان کی پالیسی پر عامل لوگ یہاں بھی تھے۔ یہ زیادہ تر وہ لوگ تھے۔ جن کو حضرت اقدس کی کتب پڑھنے کا کم موقعہ ملا کرتا تھا۔ یا عمداً نہ پڑھتے تھے۔

غالباً ۱۹۰۳ء کا واقعہ ہے۔ کہ عادل بیگ نامی قزلباش شیعہ کی بیوی فوت ہوئی۔ اور حضرت مولانا مولوی غلام حسن خان صاحب اور ان کی معیت میں میں بھی جنازہ کے ساتھ گیا۔ نماز جنازہ کا امام شیعہ ملا شربت علی صاحب امام الصلوۃ ہُوا۔ میں تو شامل نہ ہوا مگر جناب مولانا نے ان کی صف میں کھڑے ہو کر نماز جنازہ ادا کی۔ گھر کی طرف واپسی پر میں نے حضرت مولانا سے عرض کیا۔ کہ آپ نے کیوں شیعہ امام کی اقتداء میں ایک شیعہ عورت کا جنازہ ادا کیا۔ حضرت اقدس نے تو تحفہ گولڑویہ میں غیر احمدی کی اقتداء میں نماز حرام قرار دی ہے۔ حضرت مولانا نے اس فتوے سے عدم واقفیت کا اظہار کیا۔ میں نے گھر پہونچکر کتاب تحفہ گولڑویہ ضمیمہ صفحہ ۱۸ حاشیہ طبع اول پیش کی پڑھ کر فرمایا اب نہیں پڑھا کریں گے

(۲) موضع اسمٰعیلہ ضلع مردان میں خان زادہ امیر اللہ خان صاحب مولوی عطاء اللہ صاحب شہید اور بابو محمد عالمگیر خان صاحب میرے ذریعہ احمدی ہوئے ان کے احمدی ہونے کا زمانہ ۱۹۰۳ء و ۱۹۰۴ء اور ۱۹۰۵ء تھا۔ ان ہرسہ کو ایک نہ ایک غیر احمدی جنازہ میں شمولیت کا موقعہ پیش آیا۔ اور ہرسہ کو باری باری نماز جنازہ سے خارج کیا گیا۔ اور پڑھنے نہ دیا گیا۔ جب وہ پشاور آئے۔ اور انہوں نے یہ واقعات بیان کئے۔ تو ان کو میں نے کہا۔ کہ آپ لوگوں کو علم نہیں۔ کہ حضرت اقدس نے منع فرمایا ہے کہ غیر احمدی کا جنازہ پڑھنا منع ہے۔ اور پھر غیر احمدی کی اقتداء میں اگر آپ پڑھ لیتے تو خلاف حکم امام کرتے۔ آپ سے غیر احمدیوں نے حکم امام کی تعمیل کرائی۔ یہ خوشی کی بات ہے نہ ناراض ہونے کی۔

(۳) موضع ہوتی ضلع مردان میں شریف صاحب احمدی آغاز ۱۹۰۷ء میں فوت ہوئے۔ خان بہادر خواجہ محمد خان صاحب رئیس اعظم ہوتی نے ایک غیر احمدی مولوی سے ان کا جنازہ پڑھوایا۔ ان کے دو بیٹے جو احمدی تھے مرزا امیر احمد صاحب اور مرزا امیر اکبر صاحب ان کو نماز جنازہ سے نکالا گیا۔ وہ ناراض ہوئے۔ ان کو بھی میں نے یہی جواب دیا۔ کہ اگرچہ آپ کا والد احمدی تھا مگر امام تو غیر احمدی تھا۔ پس اچھا ہُوا آپ کو پڑھنے نہ دیا۔ ورنہ حکم امام کی خلاف ورزی کے مرتکب ہوتے۔

(۴) حضرت مولوی نور الدین خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ کے زمانہ میں کرم دین ہزارہ کا ملازم حضرت مولوی غلام حسن خان صاحب کا والد فوت ہُوا جمعہ کا دن تھا جب نماز جمعہ پڑھی گئی۔ تو کرم دین نے خواہش کی کہ میرے والد کا جنازہ غائبانہ پڑھا جائے۔ احباب پڑھنے کے واسطے تیار ہوگئے۔ مگر میں نے روکا۔ اور کرم دین سے دریافت کیا۔ کہ آپ نے تو بیعت کی ہوئی ہے۔ کیا آپ کے والد نے بھی بیعت کی تھی۔ اس نے جواب دیا کہ نہیں۔ تب جنازہ نہ پڑھا گیا۔ یہ واقعہ غالباً ۱۹۱۲ء یا ۱۹۱۳ء کا ہے۔

اس کے علاوہ میری ہمشیرہ جو شادی شدہ تھی ۱۹۱۰ء میں فوت ہوئی۔ اگرچہ وہ مصدقہ تھی۔ ہرگز مخالف نہ تھی۔ تاہم چونکہ اس نے بیعت نہ کی ہوئی تھی۔ میں نے اس کا جنازہ نہ پڑھا۔ میرے والد بھی جو فروری ۱۹۱۸ء میں فوت ہوئے مکفر مکذب نہ تھے۔ مگر غیر احمدیوں میں ملے جلے رہتے تھے۔ میں نے اُن کا جنازہ بھی نہ پڑھا۔

یہ واقعات ہیں واللّٰہ علیٰ ما نقول وکیل اب مولوی محمد علی صاحب کی مرضی ہے قبول کریں یا نہ کریں۔

خاکسار قاضی محمد یوسف احمدی قاضی خیل ہوتی ضلع مردان

انتخابات کے سلسلہ میں ایک ضروری اطلاع
قابل توجہ جماعتہائے احمدیہ

انتخابات کے سلسلہ میں جو قواعد اخبارات میں شائع کئے گئے ہیں۔ ان میں ایک نہایت ضروری بات رہ گئی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ "کوئی احمدی دوست کسی عہدہ پر مقرر نہیں کیا جاسکتا جب تک وہ اپنی عمر کے لحاظ سے مجلس خدام الاحمدیہ یا مجلس انصار اللہ میں شامل نہ ہو۔ ہر عہدہ دار کے لئے جسکی عمر ۱۵ سال سے چالیس سال تک کی ہے۔ اسے خدام الاحمدیہ میں اور اس سے اوپر کی عمر والوں کو انصار اللہ میں شامل ہونا لازمی ہے۔" جن جماعتوں نے عہدہ دار منتخب کرکے اطلاع دیدی ہے۔ اس قاعدہ کے مطابق وہ بھی دیکھ لیں۔ اگر کوئی عہدہ دار اپنی عمر کے لحاظ سے ہر دو مجالس میں سے کسی ایک میں بھی شامل نہیں ہے تو اسے لازماً شامل ہونا چاہیئے۔ لیکن اگر کوئی دوست کسی مجلس میں بھی شامل نہیں ہونا چاہتا۔ تو اسے اس کے عہدہ سے علیحدہ کرکے اسکی بجائے کسی دوسرے دوست کا انتخاب کیا جائے۔ یہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا ارشاد ہے۔ اس کی خلاف ورزی نہیں ہونی چاہیئے۔ ناظر اعلیٰ

مسئلہ نماز میں مولوی محمد علی صاحب کا مسلک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مسلک کے خلاف ہے

برادران فریق لاہور! جناب مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے نے آپ کی پارٹی کا یہ مسلک بیان کیا ہے۔ کہ غیر احمدی کی اقتداء میں نماز پڑھنا جائز ہے۔ چنانچہ آپ تحریر فرماتے ہیں:۔

"جو لوگ حضرت مسیح موعود کو کافر یا مفتری نہیں کہتے۔ اور مکفر مولویوں سے علیحدگی اختیار کرتے ہیں۔ یا ان کے فتوے سے بیزاری ظاہر کرتے ہیں۔ ان کے پیچھے نماز ہو سکتی ہے۔"

(ردّ تکفیر اہل قبلہ صفحہ ۸۸)

ایک اور جگہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق فرماتے ہیں:۔

"آپ نے اپنی زندگی کے آخر تک کبھی یہ نہیں کہا کہ جب تک کوئی شخص میری بیعت نہ کرے۔ اس وقت تک اس کے پیچھے نماز نہ پڑھو۔ بلکہ یہی کہا کہ جو شخص بعض شرائط کو پورا کر دے۔ اس کے پیچھے ہم نماز پڑھ لیں گے۔ اور وہ شرائط یہ ہیں کہ ایک تو وہ خود ہماری تکفیر و تکذیب نہ کرے۔ دوسرے تکفیر و تکذیب کرنے والے لوگوں میں شامل نہ ہو۔" (رر صفحہ ۸۷)

گویا جناب مولوی صاحب کے نزدیک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تکفیر و تکذیب سے علیحدگی اختیار کرنے والے سب غیر احمدیوں کے پیچھے نماز پڑھی جا سکتی ہے۔ لیکن اس کے خلاف سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک مرتبہ نہیں بلکہ کئی بار کھلے کھلے الفاظ میں غیر احمدیوں کی اقتداء میں نماز پڑھنے کو حرام اور قطعی حرام قرار دیا ہے۔

پہلا ارشاد

حضور فرماتے ہیں "تمہارے پر حرام ہے اور قطعی حرام ہے۔ کہ کسی مکفر یا مکذب یا متردد کے پیچھے نماز پڑھو۔ بلکہ چاہئیے کہ تمہارا امام وہی ہو جو تم میں سے ہو۔"

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۲ حاشیہ)

دوسرا ارشاد

"صبر کرو۔ اور اپنی جماعت کے غیر کے پیچھے نماز مت پڑھو۔ بہتری اور نیکی اسی میں ہے۔" (الحکم ۱۰ اگست ۱۹۰۱ء)

تیسرا ارشاد

"جہاں ایسی صورت ہو کہ لوگ ہم سے اجنبی اور ناواقف ہوں۔ تو ان کے سامنے اپنے سلسلے کو پیش کر کے دیکھ لیا۔ اگر تصدیق کریں۔ تو ان کے پیچھے نماز پڑھ لو۔ ورنہ ہرگز نہیں۔ اکیلے پڑھ لو۔"

(فتاوے احمدیہ جلد اول صفحہ ۱۹)

چوتھا ارشاد

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مسلمہ بزرگ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جلیلقدر صحابی حضرت مولانا عبدالکریم رضی اللہ تعالےٰ عنہ تحریر فرماتے ہیں:۔

"میرے پاس خطوط اس مضمون کے آنے شروع ہو گئے۔ کہ کیا یہ درست ہے کہ غیر احمدی کے پیچھے ہماری نماز درست ہے۔ میں نے جب دیکھا۔ کہ ایسا نہ ہو کہ سیلاب ٹیلوں سے گذر جائے۔ عصر کی نماز کے وقت حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود مہدی مسعود علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا۔ کہ البدر میں ایسا لکھا گیا ہے۔ آپؑ نے بڑے جوش سے فرمایا:۔

"میرا وہی مذہب ہے جو ہمیشہ سے ظاہر کرتا ہوں کہ کسی غیر مبایع کے پیچھے خواہ وہ کیسا ہی ہو۔ اور لوگ اس کی کیسی ہی تعریف کریں نماز نہ پڑھو۔ یہ اللہ تعالےٰ کا حکم ہے۔ اللہ تعالےٰ ایسا ہی چاہتا ہے۔ اگر کوئی شخص متردد یا مذبذب ہے۔ تو وہ بھی مکذب ہے۔ خدا تعالےٰ کا ارادہ ہے کہ اس طرح احمدی میں اور اس کے غیر میں تحقیق و تمیز کرے۔" میں نے یہ امر سن کر باآواز بلند حاضرین کو کہا کہ سن لو! اب یہ بات بڑی صفائی سے پھر طے ہو گئی۔ پھر پوچھ لو۔ پھر پوچھ لو حضرت اقدس تشریف رکھتے ہیں۔ آئندہ کسی کو خلاف کرنے یا کہنے کی کوئی وسعت نہ رہے۔"

(الحکم ۱۰ دسمبر ۱۹۰۴ء)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات اور مولوی محمد علی صاحب

اب آپ ہی انصاف کریں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کی کیا وقعت جناب مولوی صاحب کے دل میں ہے۔ کیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کسی پیرو کو یہ حق حاصل ہے کہ آپ کے ایک نہیں چار کھلے کھلے ارشادات کے ہوتے ہوئے وہ اپنی پارٹی کو اس کے بالکل خلاف رستے پر ڈالے۔ جناب مولوی محمد علی صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان چار ارشادات کو پیٹھ پیچھے پھینک رہے ہیں۔ اور آپ لوگ چپ چاپ کھڑے تماشہ ہی نہیں دیکھ رہے۔ بلکہ ان کی ہاں میں ہاں ملا رہے ہیں۔ اور کسی بندۂ خدا کے دل میں اتنا خیال نہیں آتا کہ جس انسان کے کھلے ارشادات کے ساتھ ہم یہ سلوک کر رہے ہیں۔ اس کے پیرو کہلانے کا ہمیں کیا حق ہے۔ میرے دوستو! جب تک آپ کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے احکام اور ارشادات کے ساتھ یہ سلوک ہے۔ کہ آپ علانیہ ان سے انحراف کر کے اس رستے کے جس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آپ کو ڈالا تھا بالکل بالمقابل دوسرا رستہ اختیار کر رہے ہیں۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق یہ نہیں کہہ سکتے کہ آپ کا ہر ارشاد ہمارے سر آنکھوں پر۔ بس اب بھی اٹھو اور خدا کے خوف کو مدنظر رکھتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان ارشادات کو اپنے سر اور آنکھوں پر رکھو۔ مامور کے ارشاد کی عزت کرو۔ ہاں حکم و عدل کے فیصلہ کے سامنے سر جھکا دو۔ اور خوب یاد رکھو کہ خدا کا موعود حکم و عدل حضرت مسیح موعودؑ ہے نہ کہ مولوی محمد علی صاحب۔ اگر غیر مبایعین کی ساری کی ساری پارٹی اس تلاش میں لگ جائے۔ اور ایک دن نہیں ایک مہینہ نہیں۔ چھبیس سال پہلے گذر چکے ہیں۔ چھبیس سال اور صرف اسی کام پہ لگا دیں۔ تو پھر بھی ایک حوالہ بھی آپ حضرت مسیح موعود کا ایسا پیش نہ کر سکیں گے جس میں غیر احمدی کی اقتداء میں نماز کو جائز قرار دیا ہو۔ میں کہتا ہوں چاہیئے تو یہ تھا کہ جناب مولوی محمد علی صاحب اور ان کے ہمنواؤں پہ نیند حرام ہو جاتی۔ جب تک وہ نماز کے جواز کا حوالہ پیش نہ کر دیتے لیکن پچیس برس سے متواتر مطالبہ کیا جانے کے باوجود یہاں صدائے برنخاست کا معاملہ ہے۔ گویا ایک شہر خموشاں ہے جسے خطاب کیا جا رہا ہے۔ ہم غیر مبایعین کی پارٹی کے ایک ایک فرد کو دعوت دیتے ہیں کہ خدارا میدان میں نکلیں۔ اور یہ ثابت کریں کہ مسئلہ نماز میں ان کا مسلک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مسلک کے خلاف نہیں ہے۔ اگر کوئی ثابت نہیں کر سکتا۔ تو پھر اس بات سے بھی کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ کہ غیر مبایعین کا موجودہ مسلک خلاف مسلک حضرت مسیح موعودؑ ہے!

آپ جانتے ہیں کہ مولوی محمد علی صاحب کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف مسلک اختیار کرنے کی کیوں ضرورت پڑی؟ محض اس وجہ سے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے آپ کو نبی سمجھتے تھے۔ اس لئے اپنے منکرین کو مسلمان نہ سمجھتے ہوئے ان کی اقتداء میں نماز پڑھنا حرام قرار دے دیا۔ لیکن مولوی صاحب نے حضرت اقدس علیہ السلام کی نبوت سے انکار کر کے غیر احمدیوں کو مسلمان سمجھا اس لئے مجبوراً ان کی اقتداء میں نماز پڑھنے کا مسئلہ بھی ایجاد کرنا پڑا۔

قابل غور موازنہ!

مولوی محمد علی صاحب کا مذہب

"جو لوگ حضرت مسیح موعودؑ کو کافر یا مفتری نہیں کہتے۔ اور مکفر مولویوں سے علیحدگی اختیار کرتے ہیں۔ یا ان کے فتویٰ سے بیزاری ظاہر کرتے ہیں انکے پیچھے نماز ہو سکتی ہے" (ردّ تکفیر صفحہ ۸۸)

حضرت مسیح موعودؑ کا مذہب

"کسی غیر مبایع کے پیچھے خواہ وہ کیسا ہی ہو اور لوگ اس کی کیسی ہی تعریف کریں نماز نہ پڑھو یہ اللہ تعالےٰ کا حکم ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ایسا ہی چاہتا ہے" (الحکم ۱۰ دسمبر ۱۹۰۴ء)

خاکسار:۔ خورشید احمد سیکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ بھاٹی گیٹ لاہور

احباب کلکتہ توجہ فرمائیں

از حضرت میر محمد اسحٰق صاحب

مَنْ يَشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَكُنْ لَهُ نَصِيبٌ مِنْهَا

جو شخص کسی اچھے کام کی تحریک کرے اسے خدا کے ہاں سے اچھا حصہ ملیگا

دارالشیوخ کے لئے چند سال ہوئے دو سو پلیٹ اور دو سو پیالیاں ایک صاحب نے جن کا نام غالباً عبدالرحیم ہے اور جو حیدرآباد دکن کے رہنے والے اور جالندھر کے ضلع میں رہائش رکھتے ہیں عنایت کی تھیں۔ مگر چونکہ اس عطیہ پر سالہا سال گذر گئے ہیں۔ اس لئے سامان ٹوٹ پھوٹ گیا۔ اور کچھ گم ہو گیا۔ اب دارالشیوخ میں کھانا کھانے والوں کو سخت تکلیف ہے۔ اس لئے میں کلکتہ کی جماعت کے دوستوں سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ دو سو پلیٹ المونیم کی گہری یعنی سالن کے لئے اور ایک سو گلاس بڑے المونیم کے اور ایک سو گہری کوارٹر یا ہاف پلیٹ المونیم کی دارالشیوخ کے یتامیٰ مساکین اور معذوروں کے لئے ارسال فرما دیں میں ناظر بیت المال نہیں کہ چندہ کی تشخیص کروں اور اس کی ادائیگی جماعت پر لازمی ہو۔ بلکہ میں تو جو تحریک کرونگا وہ نفلی اور طوعی ہوگی۔ کوئی مانے یا نہ مانے عمل کرے یا نہ کرے۔ نیز یہ بھی ضروری ہے۔ کہ یہ امداد چندہ عام سے نہ ہو بلکہ الگ چندہ کر کے کی جائے۔ چندہ عام پر اس کا اثر نہ پڑے پس اگر احباب کلکتہ کو غربا۔ یتامیٰ اور مساکین کی اس امداد کی طاقت اور وسعت ہو اور وہ اس کا بوجھ اٹھا سکتے ہوں تو میری دست بستہ التماس ہے۔ کہ وہ ضرور ایسا کریں۔ خدا تعالےٰ نے مجھے اور انہیں ضرور ثواب عطا فرمائے گا کیونکہ یتیموں مسکینوں اور معذوروں کی خدمت یقیناً اسی پاک دبرتر خدا کی خوشنودی کا موجب ہے حدیث شریف میں لکھا ہے کہ ایک کمانے والے بھائی نے اپنے ایک غریب نہ کمانے والے بھائی کی شکایت حضور علیہ السلام سے کی کہ میں کماتا ہوں اور یہ کھاتا ہے حضور نے فرمایا کہ تجھے کیا معلوم کہ شاید تجھے خدا تعالےٰ اسی کی وجہ سے رزق دیتا ہو سبحان اللہ۔ اس حدیث سے ہمیں سبق لینا چاہیئے۔ کہ شاید خدا تعالےٰ نے ہمیں اسی لئے مال دیتا ہے کہ ہماری سوسائٹی کے غریب اور یتیم اس سے پرورش پا دیں۔ یہ بات کچھ بھی نہیں۔ کلکتہ کی جماعت کے دوست اگر ذرا توجہ کریں تو وہ یہ امداد دے سکتے ہیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ وہاں کے احباب جلد سے جلد میری اس تحریک کو جو انشاء اللہ میرے نفس کے لئے نہیں ہے۔ بلکہ خدا کے کچھ ضعیف اور کمزور بندوں کے آرام پہنچانے کے لئے ہے۔ ضرور شرف قبولیت بخش کر میری اور خدا کے سینکڑوں بندوں کی دلی دعائیں لیں گے۔ اے میرے خدا تو کلکتہ کے دوستوں کو اس تحریک کے قبول کرنے کی توفیق عطا فرما۔

آمین یارب العالمین

تلاش رسید بک

چوہدری محمد امیر صاحب سکرٹری مال سعا کا بھٹیاں ڈاکخانہ اجنیانوالہ ضلع گوجرانوالہ اطلاع دیتے ہیں کہ جماعت مذا کی رسید بک نمبر ۴۰۹ وصولی چندہ کہیں گم ہو گئی ہے اس میں قبل ازیں تین رسیدیں نمبر ۳۳-۳۴-۳۵ کاٹی جا چکی ہیں۔ لہٰذا اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی صاحب کو رسید بک مذکور ملے تو سکرٹری صاحب موصوف کو دیدیں اور اگر جعلی طور پر کوئی شخص استعمال کرتا ہوا دیکھا جائے تو اس کی اطلاع دی جائے۔ (ناظر بیت المال)

جلسہ سالانہ انجمن احمدیہ خلیل مرکز اچینی پایاں

انجمن احمدیہ خلیل کا سالانہ جلسہ ۲۰ اپریل کو زیر صدارت جناب قاضی محمد یوسف صاحب امیر پراونشل انجمن احمدیہ صوبہ سرحد بمقام اچینی پایاں مرکز انجمن منعقد ہوا۔ احمدی اور غیر احمدی احباب دور دور سے تشریف لائے ہوئے تھے ½ ۸ بجے صبح کارروائی جلسہ تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی۔ مرزا نثار احمد صاحب احمدی نے نظم بزبان پشتو پڑھی۔ اس کے بعد جناب صدر محترم نے اسلام کیا ہے کے مضمون پر نہایت اعلیٰ اور مؤثر پیرایہ میں تقریر فرمائی۔ اس کے بعد استاد صاحب صاحب گل سکنہ شیخ محمدی نے بعنوان چند نصائح اور ملک عادل شاہ صاحب سکنہ ترنگ زئی نے میں کیوں احمدی ہوا کے موضوع پر تقریر کی۔ ان کے بعد مولوی چراغ دین صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے سیدنا حضرت احمد علیہ السلام کا عقیدہ۔ دعویٰ اور تعلیم پر نہایت مؤثر پیرایہ میں تقریر فرمائی۔ ان کے بعد برخوردار شاہ ولی نے بزبان پشتو نظم سنائی۔ پھر مرزا محمد الطاف صاحب سکنہ مردان نے سیدنا حضرت احمد علیہ السلام کی صداقت پر تقریر کی۔

ایک بجے دوپہر کو پہلا اجلاس ختم ہوا۔ کھانا کھانے اور نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھنے کے بعد اڑھائی بجے اجلاس دوم زیر صدارت قاضی محمد یوسف صاحب منعقد ہوا۔ بعد تلاوت قرآن کریم مسٹر عبداللطیف صاحب سکنہ پشاور نے اردو نظم پڑھی۔ ان کے بعد جناب قاضی صاحب نے میں کیوں احمدی ہوا کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ پھر مولوی چراغ دین صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے ختم نبوت کی حقیقت پر نہایت مدلل پیرایہ میں تقریر کی۔ اخیر میں جناب صدر محترم نے مختصر تقریر فرمائی اور انجمن کی طرف سے تمام احباب کا شکریہ ادا کیا۔ کارروائی اجلاس دوم پونے پانچ بجے بعد دوپہر ختم ہو کر تمام حاضرین کی چائے سے تواضع کی گئی۔ اور پھر مہمان رخصت ہوئے۔

خداوند کریم کے فضل سے جلسہ نہایت کامیاب رہا۔ لوڈ سپیکر کا انتظام کیا گیا تھا۔ مستورات کے لئے پنجانہ جناب ملک چراغ شاہ صاحب پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ خلیل انتظام تھا۔ مخالفین نے جلسہ کو ناکام بنانے کی ہر چند کوشش کی مگر خود ناکام رہے۔ مہمان کافی تعداد میں تشریف لائے ہوئے تھے اور ہر دو جلسہ گاہ مردانہ و زنانہ پُر تھے۔ تقریروں کا تمام حاضرین و سامعین پر نہایت اچھا اثر ہوا۔ اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ ہماری کوششوں کو قبول فرمائے اور احمدیت کو ہمارے علاقہ میں عظیم ترقی دے۔

خاکسار:۔ محمد جمشید جنرل سکرٹری انجمن احمدیہ خلیل مرکز اچینی پایاں

اطفال احمدیہ کا امتحان ۲۰ جون کو ہوگا

اطفال احمدیہ میں سے گیارہ سے پندرہ سال کے بچوں کا امتحان سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام (پہلے ۴۸ صفحے) مصنفہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ انشاء اللہ ۲۰ جون ۱۹۴۱ء مطابق ۲۰ احسان ۱۳۲۰ ہش کو منعقد ہوگا۔ زعماء کرام اور قائد اصحاب سے گزارش ہے۔ کہ وہ امتحان میں شامل ہونے والے بچوں کے نام اور ولدیت بمعہ ایک ایک پیسہ فی کس فیس امتحان دفتر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان میں جلد بھجوا دیں۔

خاکسار:۔ محبوب عالم خالد مہتمم اطفال

پنجاب میں سکولوں اور طالبعلموں کی تعداد میں اضافہ

سال مختتمہ ۳۱ مارچ سنہ ۱۹۴۰ء میں پنجاب میں ہر لحاظ سے تعلیم کے متعلق تبدریج توسیع و ترقی ہوئی - سکولوں اور طالبعلموں کی تعداد میں بہت اضافہ ہؤا ہے - تمام قسم کے اداروں کی تعداد میں ۶۸۸ کا اضافہ ہؤا جس سے انکی مجموعی تعداد ۱۹۷۱۳ ہوگئی - اور طالبعلموں کی تعداد میں ۴۸۱۴۳ کے اضافہ سے ان کی کل تعداد ۱۳۹۳۰۸۷ تک پہنچ گئی - لڑکوں کے سکولوں میں طلباء کی تعداد میں ۲۰۶ فیصدی کا اور تعلیم حاصل کرنیوالی لڑکیوں کی تعداد میں ۹ فیصدی کا اضافہ ہؤا -

تمام قسم کے اداروں میں طالب علموں کی تعداد میں اضافہ کی ایک قابل ذکر خصوصیت یہ ہے - کہ وہ سنہ ۳۱-۱۹۳۰ء میں داخل ہونے والے طلباء کی تعداد (جو اب تک سب سے زیادہ تھی) سے بھی بازی لے گئی - ان میں کم و بیش ۶۸۴۶ کا فرق ہے - حکومت کے نزدیک یہ امر موجب مسرت ہے - کہ نقلی اعداد و شمار کو خارج کرنے اور موجودہ تعداد کے بارہ میں صورت حالات کو مستحکم رکھنے کے متعلق کوششوں کو کم نہ کرتے ہوئے یہ نتیجہ موجودہ پانسال کے پہلے تین سال میں برآمد ہؤا ہے - اگرچہ ڈائرکٹر کو بڑی شکل سے یہ امید تھی - کہ شائد پانسالہ عرصہ کے اختتام پر یہ مقصد حاصل ہو -

لڑکوں کے ۲۸۳۴ اور لڑکیوں کے ۳۱۲۷ غیر منظور شدہ اداروں کی موجودگی - جنکا شائد کوئی فائدہ نہیں ایک حد تک تشویش ناک ہے - خیال ہے کہ ان میں سے بعض کو منظوری حاصل ہو جائیگی - اگرچہ یہ بات سب کے متعلق نہیں کہی جا سکتی - غیر منظور شدہ سکولوں کا جنکا باقاعدہ طور پر معائنہ نہیں ہوتا - مؤثر اور مفید ثابت ہونا شبہ سے خالی نہیں - لہذا یہ تحقیقات کرنا باعث دلچسپی ہوگا - اور غیر منظور شدہ اداروں کی بیشتر تعداد کس قسم کی ہے - اور کس زمرہ میں شامل کی جا سکتی ہے - برانچ سکولوں کی تعداد واحد مدرس کے سکولوں کی مجموعی تعداد کی قریباً ایک تہائی ہے -

حکومت ڈائرکٹر کی اس رائے سے متفق ہے کہ اس قسم کے سکولوں کا اب کوئی فائدہ نہیں - اور وہ دیہات میں تعلیم کی توسیع و ترقی میں ممد ثابت نہیں ہوئے - ان کی تعداد میں اگرچہ کمی بہت آہستہ ہو رہی ہے لیکن ان کا خاتمہ قدرتی ہے - حکومت کیلئے یہ امر باعث مسرت ہے - کہ لڑکیوں کی تعلیم کی توسیع و ترقی کیلئے بیش از پیش روپیہ کا انتظام کیا گیا ہے - حکومت کیلئے یہ بات بھی خوشی کا موجب ہے - کہ فیسوں سے جو آمدنی ہوتی ہے - وہ نمایاں طور پر بڑھ گئی ہے - اور فی طالب علم جو خرچ آتا ہے - وہ کم ہو گیا ہے -

رپورٹ کی ایک اطمینان بخش خصوصیت یہ ہے - کہ تعلیم کے تمام مدارج میں لڑکوں اور لڑکیوں کے داخلہ کے اعداد میں نمایاں اضافہ جہاں لڑکوں اور لڑکیوں کے پرائمری سکولوں میں ۲۵۶ کا اضافہ ہؤا وہاں ان سکولوں کے داخلہ میں ۲۲۲۳۲ یا فی سکول ۸۰ کی اوسط سے اضافہ ہؤا ہے -

لڑکوں اور لڑکیوں کے منظور شدہ اداروں میں داخلہ میں کل ۴۲۷۱۶ کا اضافہ ہؤا - اور اوسط حاضری ۵۲۹۸۹ تک بڑھ گئی - ورنیکلر مڈل سکولوں میں لڑکیوں کی حاضری کی اوسط میں ۳۶۶ فیصدی کا نمایاں اضافہ ہؤا - ان دونوں امور سے پتہ چلتا ہے - کہ تعلیم میں کس حد تک اصلی توسیع و ترقی ہوئی ہے - اور یہ ظاہر ہوتا ہے - کہ محکمہ کی معائنہ کرنیوالی ایجنسی بڑی سرگرمی سے نگرانی کر رہی ہے سال زیر تبصرہ میں پنجاب یونیورسٹی نے بعض اہم ریزولیوشن پاس کئے - مثلاً ان طلباء کو خاص رعائتیں دی گئیں - جو فوجی ملازمت کی وجہ سے یونیورسٹی کا امتحان نہیں دے سکتے - بی - اے کا امتحان اب سال میں دو مرتبہ ہوگا - اور کالجوں کے پیشہ ور عملہ کی کم سے کم تنخواہ کا معیار مقرر کیا گیا سینٹ ہال کی دوسری منزل تعمیر ہو جانے سے یونیورسٹی کی عمارت میں جو گنجائش کی پہلے دقت تھی - وہ اب رفع ہو جائیگی - عورتوں کیلئے پیراکی کا ایک تالاب بنا دینے سے یونیورسٹی کی طالبات کو ایک مناسب اور موزوں سہولت حاصل ہوگی - لڑکوں کے آرٹس کالجوں کی تعداد ۴۳ ہی رہی لیکن ان اداروں میں طلباء کی تعداد میں ۱۵۰۸ کا اضافہ ہؤا ہے - یہ امر کسی حد تک مایوس کن ہے - کہ مفصلات میں ڈگری کالجوں میں اضافہ کی وجہ سے طلباء کا لاہور کی طرف رخ کرنیکا رجحان بند نہیں ہؤا - اگرچہ یہ سب تسلیم کرتے ہیں - کہ اس سے دیہاتی علاقوں میں لوگوں کو مقابلتہً کم خرچ پر تعلیم مہیا کرنے میں مدد ملی ہے - لڑکوں کے ثانوی مدارس میں ایک کا اضافہ ہؤا -

جس سے ان کی تعداد ۴۴۴۳ تک پہنچ گئی - ان کے داخلہ میں ۱۴۰۷۹ کا اضافہ ہؤا - اور کل تعداد ۵۹۶۳۷۱ ہوگئی - اسی طرح ہائی سکولوں کی تعداد میں صرف چار کا اضافہ ہؤا - اور ان سکولوں میں طلباء کی تعداد میں ۷۲۰۲ کا اضافہ ہؤا -

سال مذکور کے دوران میں پرائمری سکولوں میں ۸۰ کا اضافہ ہؤا - جس سے ان کی تعداد ۶۰۰۶ ہوگئی - داخلہ میں ۹۱۱۵ کے اضافہ سے تعداد ۳۹۶۰۴۴ تک پہنچ گئی - اور حاضری کی اوسط ۱۲۰۲۳ کے اضافہ سے ۳۴۷۴۶۸ ہوگئی ہے - یہ بہت مسرت کا باعث ہے - لیکن روزانہ حاضری کی اوسط میں جو اضافہ ہؤا ہے - وہ کہیں زیادہ خوشی کا موجب ہے -

رپورٹ کی ایک اور نمایاں خصوصیت وہ توسیع و ترقی ہے - جو لڑکیوں کی تعلیم میں ہوئی ہے ان اداروں میں ۱۵۹ کا اضافہ ہؤا ہے - اور داخلہ میں ۱۷۹۰۹ کا - ۱۷۶ پرائمری سکولوں کے اضافہ سے ۱۳۱۱۷ مزید طالب علم داخل ہو گئے ہیں - مختلف اداروں میں تعلیم حاصل کرنے والے لڑکوں اور لڑکیوں کا باہمی تناسب پانچ اور ایک ہے - اور لڑکوں اور لڑکیوں کے اداروں کا تناسب چار اور ایک ہے - (محکمہ اطلاعات پنجاب)

تفسیر کبیر

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تحریر فرمودہ تفسیر کبیر کا سٹاک قریب الختم ہے - لہذا احباب کو اسے حاصل کرنے میں بہت جلدی کرنی چاہیئے - ورنہ امید ہے - کہ چند دنوں کے بعد یہ کتاب نایاب ہو جائیگی - اور پھر کسی قیمت پر بھی نہ مل سکیگی - یہ تفسیر صرف سورۃ یونس سے لیکر سورۃ کہف تک ہے - اس کتاب کو حاصل کرنیکی صرف یہی ایک صورت رہ گئی ہے کہ بحساب چھ روپے فی جلد رقم پیشگی بھجوادیں اور اسٹیشن کے پتہ سے مطلع فرمائیں - اگر بذریعہ ڈاک منگوانا چاہیں تو ایک روپیہ تین آنے فی کتاب زائد بھجوادیں - اس کتاب کے دوسرے ایڈیشن کی فی الحال کوئی تجویز نہیں ہے - لہذا دوسرے ایڈیشن کی امید پر اس نایاب موقعہ کو

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۳ مئی۔ برطانیہ کے بحری وزیر مسٹر الیگزینڈر نے ایک تقریر کرتے ہوئے کہا کہ یونان سے فوجوں کو واپس لانے میں ہمیں ڈنکرک سے زیادہ کامیابی ہوئی ہے۔ صرف دو جہاز ضائع ہوئے۔ اب جنگ کے تین محاذ ہونگے۔ بحر اوقیانوس۔ بحیرہ روم اور خلیج فارس۔

دہلی ۳ مئی۔ دہلی نیوز ایجنسی نے یہ خبر شائع کی ہے کہ عراقی طیاروں نے حبانیہ کے برطانوی فضائی اڈوں پر بمباری کی۔ برطانوی طیاروں نے بغداد کے قریب عراقی کیمپ پر پرواز کی اور عراقی افواج کے اجتماعات پر بم برسائے۔ اس کے بعد ایک اور دستہ نے کیمپ پر بمباری کی۔

لاہور ۳ مئی۔ آج پنجاب بیوپاری کانفرنس کی جنرل باڈی کا ایک ہنگامی اجلاس ہوا جس میں پنجاب گورنمنٹ کے بکری ٹیکس ایکٹ کے متعلق تازہ ترین اعلان پر غور کیا گیا اور گذشتہ اجلاس کے اس فیصلہ کی تصدیق کی گئی کہ ہڑتال فی الحال ایک ماہ جاری رکھی جائے آخر میں یہ ریزولیوشن پاس کیا گیا کہ پنجاب گورنمنٹ کا جاری کردہ بیان بیوپاریوں کے جائز مطالبات کو پورا کرنے کے لئے کافی نہیں۔ تاہم اجلاس پریذیڈنٹ کو اختیار دیتا ہے کہ جب موقع آئے وہ گورنمنٹ کے ساتھ گفت و شنید کرے اور ہڑتال ختم کرائے۔

لنڈن ۳ مئی۔ برطانیہ کی تمام ۱۴ سالہ لڑکیوں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ سنٹرل ایکسچینج دفتر میں حاضر ہو کر اپنے نام لکھائیں۔ ان میں سے زیادہ تر کو نرسوں میں اور بعض کو انڈسٹریل کارخانوں میں بطور مزدور کام کرنا ہوگا

لنڈن ۳ مئی۔ وشی کا امیر البحر دارلاں جرمنی کے ساتھ تعاون کی شرائط کا فیصلہ کرنے کے لئے آج پیرس پہنچ گیا۔ جرمنی میں دس لاکھ فرانسیسی قیدیوں کی واپسی کے سوال پر تقریر کرتے ہوئے وشی کے سفیر مقیم پیرس نے کہا کہ اس کا فیصلہ جرمنی کے ساتھ

گہرے اور سچے تعاون پر منحصر ہے

واشنگٹن ۳ مئی۔ مشہور ری پبلکن اخبار "یاسٹی موررسن" نے ایک ایڈیٹوریل میں لکھا ہے۔ کہ امریکہ کو جرمنی کے خلاف اعلان جنگ کر دینا چاہیئے۔ برطانیہ تنہا جنگ نہیں جیت سکتا۔

لنڈن ۴ مئی۔ آج رات مسٹر چرچل نے ایک تقریر براڈکاسٹ کرتے ہوئے کہا۔ جنگ آہستہ آہستہ ایک ایسے دور میں داخل ہو رہی ہے جو ہمیشہ کے لئے تمہاری قسمتوں کا فیصلہ کر دیگا ہمیں اپنی فتح پر پہلے سے زیادہ یقین ہے۔ ہم نازیوں کے حملوں کے باوجود سمندر اور فضا پر حکمران ہیں جنگ بہت لمبی اور سخت ہوگی۔ لیکن بہر حال ہم جب تک مفتوحہ ممالک کی آزادی بحال نہیں کر لیتے ہتھیار نہیں چھوڑیں گے۔

لنڈن ۴ مئی۔ جرمن ہوائی جہازوں کے جن دستوں نے کل برطانیہ پر حملہ کیا تھا ان کا برطانیہ کے شکاری جہازوں سے بہت سخت نقصان کیا ہے چنانچہ ۱۷ جرمن جہازوں کو تو برطانیہ کے شکاری جہازوں نے فضا میں برباد کیا اور دو کو ہوا مار توپوں نے مار گرایا۔ اس سے پہلے انگریزی شکاری جہاز گیارہ جرمن جہازوں کا صفایا کر چکے تھے۔ لورپول کے شہری علاقہ پر بھی جرمن جہازوں نے ہزاروں آتش گیر بم گرائے۔ اسی طرح انگلستان۔ سکاٹ لینڈ اور ویلز کے بہت سے حصوں پر بم گرے مگر کسی جگہ زیادہ نقصان نہیں ہوا۔

لنڈن ۴ مئی۔ انگریزی جہازوں نے کولون پر بڑے زور کا حملہ کیا۔ اور ہزاروں آتش گیر اور ہزاروں دھماکے سے پھٹنے والے بم برسائے کئی جنگی جہاز جو اس جگہ کھڑے تھے ان پر بھی بمباری کی گئی۔

لنڈن ۴ مئی۔ فرانس کے لٹوکا سے ہوائی اڈہ اور جنوبی ناروے کے ہوائی اڈوں اور تیل کے ذخیروں پر انگریزی جہازوں نے بہت سخت حملے کئے۔ ان حملوں کے بعد تمام جہاز سلامتی کے ساتھ واپس آ گئے۔

لنڈن ۴ مئی۔ کل دن کے وقت دشمن کے دو مال بردار جہازوں پر حملہ کر کے انگریزی جہازوں نے وہیں ڈبو دیا۔ دن کے وقت ہمارے ہوائی جہاز جو حملہ کے لئے گئے تھے ان میں سے دو واپس نہیں آئے

لنڈن ۴ مئی۔ کرنل ناکس نے اعلان کیا ہے کہ نوے دن کے اندر اندر یونائیٹڈ سٹیٹس امریکہ لڑائی کا اتنا زیادہ سامان تیار کرنا شروع کر دے گا کہ اتنا سامان دنیا میں کہیں اور تیار نہیں ہوگا معلوم ہوا ہے مسٹر روزولیٹ نے مسٹر وینڈل ولکی کو پیغام بھیجا ہے کہ برطانیہ کو سامان جنگ پہنچانے کے لئے جو کارروائی بھی کی جا سکتی ہے کی جائے

لنڈن ۴ مئی۔ آسٹریلیا کے فوجی وزیر کو خبر ملی ہے کہ شمالی افریقہ میں طبرق کو بچانے کے لئے ابھی کوششیں جاری ہیں۔ دشمن ۳ میل آگے نکل آیا تھا کل آسٹریلیا کی فوجوں نے جوابی حملہ کر کے کچھ علاقہ دشمن سے لے لیا ہے۔

لنڈن ۴ مئی۔ عراق سے آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ انگریزی جہازوں اور انگریزی بم باروں نے عراقی فوجوں کو بھگا دیا ہے حبانیہ سے کوئی تازہ خبر نہیں ملی۔

قاہرہ ۴ مئی۔ مشرقی افریقہ میں دشمن کے ۲۴ ہوائی جہازوں کو گرا لیا گیا ہے ۳۵ کا زمین پر صفایا کیا گیا ہے

نئی دہلی ۴ مئی۔ سر تیج بہادر سپرو اور گاندھی جی کے درمیان ہندو مسلم مفاہمت کے متعلق جو خط و کتابت ہوئی تھی اسے شائع کر دیا گیا ہے۔ ساتھ ہی سر سپرو نے اپنا بیان بھی چھاپا ہے وہ لکھتے ہیں کہ مسٹر جناح نے یہ کہا تھا کہ میں گاندھی جی یا کسی اور ہندو لیڈر سے کھلے دل سے بات چیت کرنے کے لئے تیار ہوں۔ مسٹر جناح چاہتے تھے۔ کہ گاندھی جی ان سے صرف ہندوؤں کے نمائندہ کی حیثیت سے ملیں مگر گاندھی جی نے اس شرط کو ماننے سے انکار کر دیا اور معاملہ ختم ہو گیا۔

لنڈن ۴ مئی۔ عراق میں انگریزی فوجوں نے بصرہ کی بندرگاہ۔ بجلی گھر اور ہوائی اڈہ پر قبضہ کر لیا ہے جنگی دفتر کے اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ عراقی فوجوں سے یہ کہا گیا تھا کہ ایک خاص وقت کے اندر اندر اس علاقہ سے چلی جائیں۔ ایک سینئر عراقی افسر نے پہلے تو یہ بات مان لی مگر بعد میں انکار کر دیا اس پر حملہ کر کے انہیں بھگا دیا گیا۔

لنڈن ۴ مئی۔ قاہرہ ریڈیو نے کہا ہے کہ رشید علی اور اس کے ساتھیوں کو خود غرضوں کی ٹولی کہنا چاہیئے۔ ان کی وجہ سے عراق کی عزت کو سخت نقصان پہنچ رہا ہے۔

کیپ ٹاؤن ۳ مئی۔ جنرل سمٹس نے اعلان کیا ہے۔ کہ جنوبی افریقہ کی گورنمنٹ نے برطانوی افسران سے اس بارہ میں اتفاق کیا ہے کہ جنوبی افریقہ کی فوجیں جونہی ابے سینیا سے فارغ ہونگی انہیں لیبیا بھیج دیا جائیگا

نیویارک ۳ مئی۔ غیر مقبوضہ فرانس سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ جنرل فرانکو جنگ میں غیر جانبدار رہنے پر مصر ہے۔ لیکن جرمنوں نے اس انکار کے باوجود سپین اور جبرالٹر کے بارہ میں اپنے ارادے ترک نہیں کئے۔ چنانچہ سپین کے اندر جرمن ریشہ دوانیاں جاری ہیں اور ہٹلر سپین میں سے اپنی فوجیں گذارنے کا تہیہ کئے ہوئے ہے

لنڈن ۳ مئی۔ برطانیہ کی وزارت اقتصادیات نے اعلان کیا ہے کہ یورپ سے باہر کے غیر جانبدار ممالک سے عراق۔ ایران یا خلیج فارس کی طرف سمندر کے راستے جانے والے تمام مال کی تلاشی لی جایا کرے گی۔

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی